ادارہ

افکار و تاثرات

چار قرآنی ادارے...... چودھری رحمت علی، لاہور:

جب دورِ خلافت راشدہ تھا تو درج ذیل چار قرآنی ادارے اس کا حصہ تھے:

۱۔ خلیفۃ المسلمین (پوری اسلامی دنیا کا واحد سربراہ)

۲۔ اولی الامر (ایسے مسلمان ارباب حل و عقد اور اہلِ دانش جن میں خلیفۃ المسلمین کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے) ۳۔ شوریٰ (ارکانِ شوریٰ میں خلیفۃ المسلمین کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے)

۴۔ امتِ مسلمہ (وجہِ مرکزیت یعنی خلیفۃ المسلمین کی سرکردگی میں رہنے والا گروہ)

بعد میں خلیفۃ المسلمین کو چلتا کر کے جب ملوکیت، پھر ملوکیتیں، پھر طوائف الملوکی، پھر دورِ غلامی اور آج جمہوریت کے ادوار آئے تو یہ چاروں بنیادی ادارے دین اسلام سے خارج کر دیئے گئے۔ ایک خلیفۃ المسلمین کی جگہ آج 57 سربراہان، اولی الامر یعنی وزراء، گورنر، جج صاحبان وغیرہ میں غیر مسلموں کی شمولیت، شوریٰ سے اجتہاد کی بجائے مفتیان مساجد کے انفرادی فتوے، امت مسلمہ کی بجائے ان گنت مسلم اقوام وجود پذیر ہیں۔ دین جو آج کے مسلمان اختیار کئے ہوئے ہیں ان بنیادی قرآنی اداروں کے خارج ہونے کی وجہ سے وہ دین نہیں جو رسول ﷺ امت کے سپرد کر کے گئے تھے، آدھا پونا چین یا بے دینی کی ایک شکل ہے۔ بنا بریں اسلام کی وہ برکات جو دورِ خلافتِ راشدہ کے مسلمانوں کو حاصل تھیں آج ہمیں حاصل نہیں بلکہ برعکس ہو چکیں یعنی عدل، امن، خوشحالی، اتحاد، غلبۂ دین حق کی بجائے ظلم، بدامنی، پسماندگی و درماندگی، انتشار اور مغلوبیت۔

علاج اس کا ہے تو صرف ......صرف ......صرف خلیفۃ المسلمین یا نظام خلافت کی بحالی لیکن افسوس صد افسوس مسلمانوں کی سوچ تک سے یہ علاج اوجھل۔ بھول گئے ہم کہ دورِ نبوت کا حاصل تھا ہی قیام نظام خلافت، جملہ مصائب و مشکلات کا حل۔ الداعی الی الخیر............چودھری رحمت علی، لاہور

والد کی وفات............ ڈاکٹر تہمینہ انجم، لاہور

آپ کیلئے میرا تعارف یقیناً نیا ہے لیکن میں دارالعلوم حقانیہ ماہنامہ "الحق" اور مرحوم مولانا عبدالحق ؒ کے ناموں سے بچپن سے واقف ہوں۔ اس واقفیت کی وجہ میرے والد مرحوم ڈاکٹر اصغر حسن تھے۔ جن کا انتقال ۱۱